لاعلمی کی بناء پر اعوان خاندان کو زکوٰۃ دے دی تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2745

تاریخ اجراء: 19 ذیقعدۃ الحرام 1445ھ/28 مئی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اعوان کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے، لہذا ہم نے لاعلمی کی بنا پر اُنہیں زکوۃ دیدی، تو کیا ہماری زکوۃ ادا ہو گئی یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کی زکوۃ ادا نہ ہوئی، کیونکہ اعوان ہاشمی ہوتے ہیں اور ہاشمی مصرفِ زکوۃ نہیں، لہذا اُنہیں زکوۃ دینا ہرگز جائز نہیں۔ رہی بات یہ کہ آپ کو معلوم نہیں تھا کہ اعوان کو زکوۃ نہیں دے سکتے، اور آپ نے اپنی لاعلمی کی بنا پر اُنہیں زکوۃ دے دی، تو یاد رہے کہ دار الاسلام میں شرعی مسائل سے لاعلم ہونا کوئی شرعی عذر نہیں، اگر کوئی لاعلمی کے سبب غلط مصرف میں زکوۃ ادا کر دے، تو بھی اس کی زکوۃ ادا نہ ہو گی۔ لہذا صورتِ مسئولہ میں آپ پر دوبارہ سے زکوۃ کی ادائیگی لازم ہو گی۔

اعوان ہاشمی ہوتے ہیں، جیسا کہ فتاوی اہلسنت احکامِ زکوٰۃ میں سوال ہوا کہ ہمارا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کے بیٹے حضرت عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے تو کیا ہمیں زکوۃ لینا حرام ہو گا؟ اس کے جواب میں فرمایا: ”آپ جب حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کی اولاد سے ہیں تو ہاشمی ہوئے کیونکہ حضرت علی ہاشمی ہیں اور تمام بنی ہاشم پر زکوۃ وصدقہ واجبہ لینا حرام ہے۔“ (فتاوی اہلسنت احکام زکوۃ، صفحہ 426، مکتبۃ المدینہ)

ہاشمی مصرفِ زکوۃ نہیں، لہذا اُنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ولا يدفع إلى بني هاشم، وهم آل علي وآل عباس وآل جعفر وآل عقيل وآل الحارث بن عبد المطلب كذا في الهداية“ ترجمہ: بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور بنو ہاشم سے مراد آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل اور آلِ حارث بن عبد المطلب ہیں، جیسا کہ ہدایہ میں مذکور ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، کتاب الزکوۃ، صفحہ 189، مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:”زکوۃ سادات کرام و سائرِ بنی ہاشم پر حرامِ قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلٰثہ بلکہ ائمہ مذاہبِ اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا اجماع قائم۔“ (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ99، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

لاعلمی کی وجہ سے غلط مصرف میں زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی، چنانچہ فتاوی اہلسنت احکامِ زکوۃ میں سوال ہوا کہ میں پچھلے پچیس سال سے زکوۃ اور فطرہ اپنے غریب بیٹے کو دے رہی ہوں، اب معلوم ہوا کہ بیٹے کو زکوۃ اور فطرہ نہیں دے سکتے، تو جو دے دیا ہے اس کا کیا کریں؟ ادا ہو گیا یا اس کا کوئی کفارہ ہے؟

اس کے جواب میں فرمایا:”مذکورہ صورت میں آپ کی زکوۃ ادا نہ ہوئی، لہذا گزشتہ سالوں کی زکوۃ اور فطرہ از سرِ نو ادا کیا جائے۔ (فتاوی اہلسنت احکام زکواۃ، صفحہ242، مکتبۃ المدینہ)

دارالاسلام میں شرعی مسائل سے ناواقفی عذر نہیں، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:”ان الدار دار الاسلام فلا یکون الجھل فی احکام الشرعیۃ عذرا (چونکہ یہ دارالاسلام ہے، لہذا احکام شرعیہ سے جاہل ہونا کوئی عذر نہ بن سکے گا۔)“ (فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ224، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net